یادِ رفتگاں

# حضرت مولانا محمد عبداللہ بہلوی شجاع آبادی رحمۃ اللہ علیہ

از جناب ماسٹر محمد عمر صاحب خان گڑھ

قحط الرجال کے اس پُرظلمت دور میں حضرت شیخ التفسیر مولانا محمد عبداللہ صاحب بہلوی رحمۃ اللہ علیہ قرونِ اولیٰ کے اسلاف کی تصویر تھے جو اپنے عظیم اخلاقِ کریمانہ کے طفیل ہزاروں بھٹکے ہوئے انسانوں کی ہدایت کا ذریعہ بنے۔ آپ پنجاب کے عظیم روحانی علمی پیشوا سمجھے جاتے تھے۔

آپ ۱۳۱۳ھ بروز منگل یکم رمضان المبارک کو پیدا ہوئے۔ آپ کے والد مولانا محمد مسلم رحمۃ اللہ علیہ بہلی تحصیل شجاع آباد ضلع ملتان کے ایک نیک سیرت بزرگ تھے۔ آپ نے منت مانی تھی کہ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے نرینہ اولاد بخشی تو اس کو علم دین پڑھاؤں گا۔ چنانچہ آپ کو علاقہ کے مشہور بزرگ مولانا محمد شاہ رحمۃ اللہ علیہ سے تحصیل علم کے لیے بھیج دیا گیا۔ آپ نے قرآن حکیم کے حفظ کرنے کے بعد دینی کتب شروع کیں۔ نور الانوار، شرح وقایہ تک کتب پڑھ کر وہاں کے مشہور عالم نحوی عالم مولانا غلام رسول پونٹوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ہدایہ حسامی، مشکوٰۃ شریف، قطبی سیبویہ تک پڑھیں۔ پھر دارالعلوم دیوبند تشریف لے گئے وہاں حضرت شیخ الہند مولانا محمود الحسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں ترمذی شریف کے کئی اسباق پڑھے۔

حضرت شیخ الہندؒ مکہ المکرمہ تشریف لے گئے تو آپ نے محدث کبیر حضرت مولانا انور شاہ صاحب کشمیریؒ اور علامہ مولانا شبیر احمد عثمانی نور اللہ مرقدہٗ اور سید اصغر حسین شاہ صاحب کی خدمت میں اکتساب علم کیا۔ کچھ معقول اور فلسفہ کی کتب حضرت جامع المعقول والمنقول مولانا محمد امیر دامانی کی خدمت میں میر زاہد ملا جلال قاضی مبارک شمس بازغہ شرح چغمینی تلویح پڑھیں۔ تعلیم حاصل کر کے گھر آ گئے۔ بزرگوں کی نصیحت کے مطابق توکلاً علی اللہ تدریس کا کام شروع فرمایا۔ ابتداء میں مدرسہ اور مسجد کے لیے چھپروں کا انتظام کیا۔ چالیس سال تک بلا تنخواہ دینی علوم کی خدمت کرتے رہے۔

## اکتساب فیض روحانی

حضرت بہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے میرے والد نے میری ابتدائی تربیت فرمائی۔ حق العبد سے کافی اجتناب کراتے تھے۔ جیسے بچپن میں لڑکے پرائی گندم سے خوشے توڑ لیتے ہیں مَیں اُن سے دُور رہا۔ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے والد کی تربیت سے عباداتِ الٰہیہ کا بچپن ہی سے شوق تھا اور توحید کی طرف فطرتاً رجحان تھا۔ بدعات، رسوماتِ باطلہ قبر پرستی سے سخت نفرت تھی۔ مولانا غلام صدیق صاحبؒ راجن پوری جو حضرت مولانا عبداللہ صاحب درخواستی کے استاذ حدیث تھے اُن کی رفاقت میں دیوبند میں سید اصغر حسین محدّث دیوبند تھے اور مادری ولی تھے اُن کی صحبتِ بابرکت سے عمل بالسنّۃ کی طرف زیادہ شوق اور مداومت نصیب ہوئی۔ خود نوشت سوانعمری فیض صمدانی میں فرماتے ہیں" دیوبند میں باغستان کے مسمی مولانا مطیع اللہ صاحبؒ ایک صاحب کرامت اور صاحب کشف بزرگ تھے۔ اُن کی صحبت میں دورۂ حدیث تک کافی فیوضات نصیب ہوئے۔ پھر علاّمہ الزمان محدث اُمت انور شاہ صاحب کشمیریؒ جیسے صاحب کمالات ظاہری و باطنی سے مزیّن تھے۔ اُن کی صحبت نے سونے پر سہاگہ کا کام کیا۔

دورہ حدیث دارالعلوم دیوبند سے فراغت کے بعد معقول کی کُتب پڑھنے کے لیے مولانا محمد امیر دامانی رحمۃ اللہ علیہ جو فانی فی اللہ، باقی باللہ بزرگ تھے ڈیرہ اسماعیل خاں کے قصبہ رو ڈسلطان سے مراجعت فرمائی۔ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے مولانا محمد امیر دامانی سے سلسلہ بیعت میں داخل ہونے کی درخواست کی۔ حضرت استاذ العلماء مولانا محمد امیر دامانیؒ نے خلوت میں فرمایا۔ کانپور میں حضرت مولانا غلام حسین صاحب جو ابدال وقت اور ولیٔ کامل ہیں اُن سے سلوک سیکھیں۔ چنانچہ عریضہ لکھا۔ انہوں نے جواباً فرمایا خدا طلبی بلا طلبی تم عالم ہو قرآن و حدیث پر جو کچھ ہو سکے عمل کرو۔ واپسی خط حضرت الاستاذ مولانا محمد امیر دامانی رحمۃ اللہ علیہ کو دکھایا۔ آپ نے فرمایا آئندہ مغرب کے بعد میرے ساتھ مراقبہ میں بیٹھا کریں۔ اور سلسلہ ارادت میں بھی داخل فرمایا۔

آپ کی توجہاتِ صالحہ سے چند دن کے اندر مکاشفات شروع ہو گئے۔ مُرشد کی صحبت کی تاثیر سے کشف قلوب کشف قبور نصیب ہُوا۔ چند دنوں کے اندر ولایت صغریٰ تک اسباق نصیب ہوئے۔ اس دوران ایک واقعہ پیش آیا۔ کسی مدرسہ کے دُشمن نے حضرت استاذ الکل مولانا محمد امیر دامانیؒ کے خلاف تھانہ میں چُغلی کھائی کہ اس علاقہ میں جو ڈاکے ہُوئے ہیں اس میں مولانا کا دخل ہے۔ بدیں وجہ آپ کو گرفتار کر لیا۔ آپ نے حضرت بہلویؒ کو فرمایا میرے گھر کی خبر گیری کرنا۔ جب آپ گرفتار ہُوئے تو مدرسہ کے مہتمم نے تمام طلبا کو نکال دیا۔ حضرت بہلوی بھی گھر چلے آئے۔ مرشد کے اہل خانہ کی خبر گیری نہ کر سکے۔ فرمانِ مُرشد کی تعمیل نہ کرنے کی وجہ سے قلب کے اندر ایک اضطراب پیدا ہوا۔ پھر کسی کروٹ چین نصیب نہ تھا۔ شیخ سے دُوری کی وجہ سے طبیعت کے اندر سخت بے چینی تھی۔ مولانا اللہ دتہ ایک بڑے عالم کو حال سُنایا۔ وہ قطب الاقطاب حضرت مولانا فضل علی قریشیؒ کی خدمت میں لے گئے۔

**حضرت فیض علی قریشیؒ سے اکتساب فیض**

آپ کو حقیقت حال سُنائی گئی ۔ حضرت قریشیؒ ایک صاحب تاثیر، صاحب جذب بزرگ تھے ۔ حضرت خواجہ محمد عثمان موسیٰ زئی شریف کے خلیفہ تھے ۔ سینکڑوں مریدوں کو کشف انوار استغراق ہوتا تھا۔ حضرت مسکین پوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میں اور مولانا محمد امیر دامانی ایک ہی شیخ کے خلیفہ ہیں ۔ اس جگہ سلوک سیکھنے میں کوئی نقص نہیں ۔ آپ نے ولایت کبریٰ تک اسباق دیئے اور طریق نقش بندی قادری میں خلافت بھی عنایت کی مگر حضرت فرماتے تھے کہ میرے دل کے اندر مرشد کی جُدائی کا اضطراب قائم رہا ۔ اور خدا طلبی کا ظہور ہُوا ۔

**کاٹھیا واڑ میں مولانا امیر علی کی خدمت میں حاضری**

آپنے پھر مولانا محمد امیر علی کی خدمت میں گجرات کاٹھیا واڑ کا سفر اختیار کیا ۔ انہوں نے توجہات صالحہ سے مستفیض فرمایا ۔ اور اجازت طریق کی مرحمت فرمائی لیکن اضطراب قلبی ختم نہ ہُوا ۔ فرماتے ہیں وہ مقامات جن کی طلب میں پریشان تھا وہ نہ ملنے سے قلق اور اضطراب زیادہ ہوگیا ۔

**مولانا محمد عمر چشمہ شریف کی خدمت میں حاضری**

بالآخر مولانا محمد عمر صاحبؒ کی خدمت میں جو کوئٹہ کے قریب چمن کے قریب ڈھاڈھر چشمہ شریف عازم سفر ہُوئے راستہ میں جاسوسی کے الزام میں گرفتار کر لیے گئے ۔ جیل میں راتوں کو ذکر جاری اور گڑ گڑاہٹ ہوتی ۔ کئی دن کے بعد کمشنر کوئٹہ کے پاس پیشی ہُوئی ۔ کمشنر کے دل میں رحم آیا اور چشمہ شریف کے جانے کی اجازت دے دی ۔ چشمہ شریف حاضری ہُوئی حضرت رحمۃ اللہ علیہ موجود نہ تھے ۔ عرض حال سُنایا اور قید کا ذکر بھی عرض کیا ۔ حضرت چشموی کے دل مبارک میں خیال آیا کہ احسان جتلاتا ہے آپ نے ناراضگی کے ساتھ فرمایا کس نے خط لکھا تھا کہ آجاؤ ۔ آپ نے معذرت کی ۔ حضرت بہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کئی دن تک چشمہ شریف قیام کیا ۔ کُتب خانہ میں تمام دن دینی کُتب زیر مطالعہ رہتی تھیں ۔ ایک دن میرے سامنے خلوت میں تقریر فرمائی اور خوشخبری بھی سُنائی کہ تیرا مشرب محمدیؐ ہے اور فرمایا اب، تم اپنے مرشد کی خدمت میں جاؤ ۔

**مولانا محمد امیر دامانی کی خدمت میں حاضری**

فرماتے تھے ، ڈیرہ اسماعیل خاں میں حضرت مُرشد کی خدمت میں حاضری دی سر نیچے تھا ۔ بعد عجلت آنکھ کے سامنے آنکھ نہ ملا سکا ۔ آپ نے تسلی دی اور فرمایا جو ہونا تھا ہوگیا ۔ خدا طلبی بلا طلبی یاد دلائی ۔ خلوت خانہ میں بُلا کر سلسلہ عالیہ نقشبندیہ ۔ قادریہ چشتیہ ، سہروردیہ ، کبرویہ ، قلندریہ ، شطاریہ ۔ سات سلاسل کی خلافت بخشی ۔ اور نصیحت فرمائی تُو رِند بننا ۔ تعجب ہُوا کہ رِند تو بھنگی ، نشئی ، افیونی ہوتے ہیں ۔ تشفی کے لیے عرض کیا ۔ حضرت ! رند تو بے دین لوگ ہوتے ہیں ۔ فرمایا ۔ نہ ! نہ ! جو تجھے تکلیف دے احسان سے پیش آنا ۔ جو تجھے گالی دے دُعا کرنا ۔

واعف عمّن ظلمكؔ واحسن الی من اساء الیکؔ ۔ پھر عرض کیا حضرت ! نہ تو سیّد زادہ ہوں نہ پیرزادہ ہوں۔ بدعت سے نفرت ہے ۔ توحید سے محبت کی وجہ سے پورے علاقہ میں وہابی مشہور ہوں ۔ فرمایا ۔ نہیں لوگوں کو اللہ اللہ سکھائیں ۔ گھر آکر تعمیل فرمان کی کسی کو از خود ذکر بتایا ۔ ذکر جاری ہُوا ۔

## مولانا محمد امیر دانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں دُوسرا سفر

پھر مولانا محمد امیر دامانیؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سلسلہ کی شہرت کا حال سُنایا ۔ آپ بہت خوش ہوئے اور وصیّت فرمائی کہ اگر تصوّف میں کوئی عقدہ حل نہ ہو تو مولانا حسین علی واں بھچراں کے پاس چلے جانا وہ وقت کے قطب زماں ہیں ۔

## مفسّر قرآن مولانا حسین علی کی خدمت میں حاضری

فرماتے تھے مولانا محمد امیر دامانی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات حسرت آیات ہوئی ۔ تین چار ماہ کے بعد ایک عقدہ پڑ گیا اُس کے حل کے لیے واں بھچراں رئیس المفسرین مولانا حسین علیؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے ۔ آپ نے فرمایا جب تک دورہ تفسیر قرآن میرے پاس نہ پڑھوگے عقدہ کشائی نہ ہو گی ۔ چنانچہ دورہ تفسیر پڑھا تو پھر آنکھ کھُلی کہ ہم تو کئی مدت جلالین شریف پڑھاتے رہے مگر ہمیں تو اب تک قرآن مجید سے مس تک بھی نہیں ہُوا ۔ پھر عقدہ کشائی فرمائی اور چار سلاسل نقشبندیہ ، قادریہ ، سہروردیہ اور چشتیہ کی اجازت بخشی ۔ گھر آکر آپؒ نے تفسیر قرآن طلبا و فضلاء کو پڑھانا شروع کیا ۔

## مولانا احمد علی لاہوریؒ اور مولانا تاج محمود امروٹی کی خدمت میں

حضرت بہلویؒ فرماتے تھے کہ حضرت شیخ التفسیر مولانا احمد علی صاحب لاہوریؒ کی خدمت میں ایک سال تک لاہور میں تفسیر قرآن پڑھی اور حضرت لاہوریؒ سے اپنے اضطراب اور سلوک سے تعلق کا حال سُنایا آپ مجھے اپنے مرشد حضرت تاج محمود امروٹی کی خدمت میں لے گئے ۔ آپ صاحب بصیرت اور کشف و کرامت والے بزرگ تھے ۔ حضرتؒ انگریز کے سخت مخالف تھے اور مجاہد فی سبیل اللہ تھے ۔ اس وقت نہر کی کھدائی جاری تھی ۔ مسجد سامنے آتی اور حکومت کے نقشہ میں مسجد شہید ہوتی تھی ۔ آپ نے انگریزوں کے خلاف اعلان جنگ کا حکم دے دیا کہ یا تو نہر کا رُخ بدل دو یا جنگ کرو ۔

آپ نے اپنے مریدین و متعلقین کو بُلایا ہوا تھا ۔ حضرت فرماتے تھے میں بھی اُنہی ایام میں حاضر ہُوا ۔ آپ نے تمام مریدین میں اعلان جنگ کا حکم دیا اور فرمایا کون شخص جان دینے کے لیے تیار ہے ؟ حضرت فرماتے تھے قرعہ اندازی کی گئی تو میرا نام دُوسرے نمبر پہ آیا ۔ حضرت امروٹی نور اللہ مرقدہٗ نے خلوت میں بُلایا اور بڑی نوازشات فرمائیں ۔ دستر خوان پر اکٹھے کھانا کھلایا ، سرکار انگریز نے نہر کا رُخ تبدیل کر لیا جنگ تک نوبت نہ

آئی۔ حضرت امروٹیؒ نے قادریہ سلسلہ کے بہت سے اذکار بھی ہزاروں نوازشات کے ساتھ عنایت فرمائیں اور سلسلہ قادریہ میں اجازت بھی عنایت کی۔

### سفرِ حج میں ایک شیخ کامل عارف باللہ کی عنایت

حضرت بہلویؒ فرماتے تھے پھر دوسرے سال سفرِ حج کا اتفاق ہوا۔ مکۃ المکرمہ میں رہا کرتا تھا۔ مقامِ ابراہیم کے قریب ایک شخص باکمال عارف باللہ نظر آئے۔ انہوں نے معرفت اور تصوف کی تقریر فرمائی۔ فرمانے لگے میں نے کئی حسین باکمال دیکھے تھے اور اُن کی خدمت میں رہ چکا تھا۔ اُن کی تقریر میں کئی اشکالات پیش کئے۔ بزرگ نے فرمایا یہ تقریر قالی ہے اگر حالی ہو تو خدشہ نہ ہوتا۔ کچھ دیر مراقب ہونے کا حکم دیا۔ فراغت کے بعد وہی تقریر دوبارہ دُہرائی تو کوئی اعتراض اور شبہ نہ رہا اور اُن کی تقریر مبارک اور توجہاتِ صالحہ سے سب اعتراضات کا خاتمہ ہوگیا اور اس بزرگ نے فرمایا کہ میرا نام اور پتہ کسی کو نہ بتانا۔

### مولانا اشرف علی تھانویؒ کی خدمت میں حاضری

فرماتے تھے حکیم الامت تھانوی نور اللہ مرقدہٗ کی خدمت میں حاضری ہوئی۔ عرض کیا نقشبندی خاندان سے تعلق رکھتا ہوں۔ اصلاح کے لیے حاضر ہوا ہوں۔ ان کی خدمت، خط و کتابت اور آمد و رفت بیس پچیس سال تک حاصل رہی۔ سلسلہ چشتیہ میں خلافت سے بھی سرفراز فرمایا۔

### مولانا عبید اللہ سندھیؒ سے مُلاقات

پہلے سفرِ حج میں مولانا عبید اللہ سندھیؒ سے مکہ شریف میں سورۃ بقرہ کی تفسیر پڑھی اور اُن کے علاوہ دیگر اکابر حضرت مولانا غلام حسن گمرسے سہاگ والوں کی خدمت میں حاضری اور اکتسابِ روحانی سے بھی مشرف ہوئے۔ حضرت گمرسے سہاگ والے بہت بڑی نقشبندی بزرگ تھے اور خواجہ محمد عثمانی موسٰے زئی شریف والوں کے خلیفہ تھے انہوں نے فرمایا۔ مولانا! آپ لنگر کھولیں۔ میں نے عرض کیا میں تو غریب آدمی ہوں۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالےٰ تو کریم ہیں۔ اُن کے فرمان کی تعمیل کی۔ آپ کی دُعاؤں کے صدقے کبھی مالی پریشانی نہیں آئی۔

### حج کے اسفار

آپ نے سات مرتبہ حج بیت اللہ ادا کیا اور ایک عمرہ کیا۔ ان اسفار میں مدینۃ المنورہ اور مکۃ المکرمہ بہت سے اکابر سے ملاقاتیں ہوئیں۔ مولانا محمد زکریا مدظلّہٗ اور مولانا محمد یوسف بنوریؒ اور مولانا عبدالغفور مدنیؒ نے دعوتیں دیں اور دیگر نوازشات بھی فرمائیں۔ مدینہ منورہ میں آپ کے پیر بھائی مولانا عبدالغفور مدنی کے پاس حضرت بہلوی رحمۃ اللہ علیہ تشریف لے گئے۔ حضرت مدنی کی خدمت میں بنگال کے تقریباً تیس کے قریب علماء حاضر تھے۔ قرآن مجید کی اس آیت اذ قال اللہ یاعیسیٰ انی متوفیک ورافعک میں اشکال تھا۔ مولانا مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت کو فرمایا اس اشکال کو آپ رفع

کریں۔ آپ نے ایک گھنٹہ آیت مذکورہ کی تفسیر ایسی شرح و بسط سے فرمائی کہ علماء دنگ رہ گئے۔ پھر علماء سے پوچھا اب اگر کوئی اشکال ہو تو بتائیں۔ سب علماء مطمئن ہو گئے۔ اس کے بعد تمام علماء حرم نبوی میں حضرت کی خدمت میں حاضر ہو کر تصوّف کی تقریریں سنتے رہے۔

**اولاد** آپ کے تین صاحبزادے اور چار لڑکیاں ہیں۔ بڑے صاحب زادے کو حضرت عبداللہ درخواستی مدظلہٗ نے دستار جانشینی پہنائی۔ حضرت مولانا عبدالحیٰ صاحب مخزن العلوم خان پور سے فارغ التحصیل ہیں۔ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے عادات و خصائل اخلاق کردار کے عین مثل ہیں۔ دوسرے صاحب زادے حافظ محمد ہاشم صاحب ہیں۔ تیسرے صاحب زادے مولانا حاجی عزیز احمد صاحب ہیں۔ خیر المدارس ملتان کے فارغ التحصیل ہیں۔ چار لڑکیاں سب حافظِ قرآن ہیں اور تدریس قرآن کی خدمت سرانجام دے رہی ہیں۔

**تصانیف** علم تفسیر: گیارہ پارہ قرآن حکیم کی تفسیر تحریر فرمائی جو غیر مطبوعہ ہے:

(۲) فوائد القرآن۔ اصلاحات القرآن۔

(۳) تفسیر سورۃ فاتحہ: جو فارسی میں تھی اس کا اردو ترجمہ بھی شائع ہو گیا ہے۔

(۴) علم حدیث کی المستدلات حنفیۃ: مدارس عربیہ میں مشکوٰۃ شریف سے قبل پڑھائی جاتی ہے نہایت مفید ہے۔ افسوس کہ جلد دوم ابھی تک غیر مطبوعہ ہے۔

(۵) خیر الاذکار: جناب رسالت مآب حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے حالات دلکش پیرائے میں تحریر فرمائے۔

(۶) عمدۃ الاذکار علاج قلوب الابرار: آپ کی یہ کتاب فن تصوّف میں نہایت جامع اور مشہور کتاب ہے۔

اور دیگر رسائل تصوّف۔ طب روحانی[۷]۔ الوفا لعہد الاولیاء[۸]۔ تحفۃ الفقیر[۹]۔ مہمات تصوّف[۱۰]۔ معارف السلوک[۱۱]۔ التصوّف فی حقیقۃ البیعۃ والتصوّف[۱۲]۔ انکشاف الاحوال والاوہام[۱۳]۔ محاسبۃ الاعمال[۱۴]۔ قوانین تعلیم و تربیت[۱۵]۔ ترک المنکرات[۱۶]۔ مکائد الشیطان[۱۷]۔ تصوّف اہل صفا[۱۸]۔ ہمزات الشیاطین[۱۹]۔ محاکمہ دعا بعد نماز جنازہ[۲۰]۔ تصفیۃ الاعمال[۲۱]۔ کتاب التعویذات[۲۲]۔ اور آداب الشیخ والمرید[۲۳]۔

اور اسی طرح کے چھوٹے بڑے تصوّف و اخلاق کے رسائل اور عقائد و اصول تصوّف کے چارٹ تحریر فرمائے۔ اسی طرح بخاری شریف اور مشکوٰۃ شریف اور مسلم شریف پر مشکل مقامات پر طویل حاشیے پر تحریر فرمائے۔

آپ کا فیض پاکستان میں اندرونِ مُلک سندھ، پنجاب، بلوچستان اور صُوبہ سرحد کے بعض علاقوں میں اور ہندوستان میں ریاست انبالہ، آزاد کشمیر، ریاست گلگت اور مشرقی پاکستان تک پہنچا۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالےٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے درجاتِ عالیہ کو بلند فرما دے اور ترقی حسنات کا ذریعہ بنا دے۔ آخری دنوں میں ضعیفی اور امراض کی کش مکش میں اپنے بقیہ لمحات گذار کر ۸۵ سال کی عمر میں اپنے خالقِ حقیقی کو ہزاروں سوگواروں کو داغ مفارقت دے کر) جا ملے۔

جب حضرت رحمۃ اللہ علیہ دُنیا سے رُخصت ہوئے تو روح قفسِ عنصری سے پرواز کرنے سے پہلے قلب اور زبان پر اسم ذات کا ذکر جاری ہُوا۔ جب جان جانِ آفرین کو سُپرد کی تو ہزاروں عقیدت مندوں نے آخری زیارت کی تو ایسے معلوم ہوتا تھا کہ جیسے حضرتؒ وصالِ محبوب حقیقی حق تعالےٰ کی لقا اور دیدار کے لیے مُسکرا رہے ہیں۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبد اللہ درخواستی مدظلہٗ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جنازہ میں چالیس ہزار سے زائد افراد تھے۔ اکثریت علمار صلحار، مشائخ صوفیا، طُلبار کی تھی۔

---

***

**بقیہ: شرعی نظام**

ان ربک ھو اعلم بمن ضل عن سبیلہ وھو اعلم بالمھتدین۔ (سورۃ نحل)

دو اللہ کی راہ کی طرف بلاتے رہو حکمت اور اچھے وعظ سے اور بحث کرو اُن سے اچھے طریقے پر بے شک تیرا رب خُوب جانتا ہے ان لوگوں کو جو اُس کی راہ سے گمراہ ہوئے اور وُہ خوب جانتا ہے سیدھے راستہ پہ چلنے والوں کو ‘‘

**تیسرا اصُول:**

دعوت و ارشاد کا تیسرا اصول صبر ہے۔ اس میدان میں ہر قسم کی سختیاں برداشت کرنی پڑتی ہیں۔ قید و بند اور ہر قسم کی قربانی دینے کے لیے تیار رہنا پڑتا ہے۔ اور یہ اس ارشادِ باری تعالےٰ سے معلوم ہوتا ہے:

یا بنی اقم الصلوٰۃ وأمر بالمعروف وانہ عن المنکر واصبر علی ما اصابک ان ذلک من عزم الامور۔ (سورۃ لقمان)

(حضرت لقمانؑ اپنے بیٹے سے مخاطب ہو کر فرماتے ہیں) ’’اے میرے بیٹے! نماز قائم کیا کرو اور بھلائی کی طرف دعوت دو اور بُرائی سے روکو۔ اور اس مصیبت پر جو تم کو پہنچے صبر کیا کرو۔ بے شک یہ تیری ہمت والا کام ہے‘‘

وما علینا الا البلاغ